إن الله لا يغير ما بقوم حتى يغيروا ما بأنفسهم

اخبار الحکم

نمبر ۱۴ و ۱۵ | قادیان دار الامان مورخہ ۶ و ۱۳ جون سنہ ۱۸۹۸ع [illegible] | جلد ۲

ٹریکٹ سیریز

اس امر کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے [illegible]
ایسے ٹریکٹ شائع ہوں جس سے حضرت اقدس سیدنا
میرزا صاحب کے مشن کی تبلیغ ہو اور اسلام کی خوبیاں
ظاہر ہوں۔ چنانچہ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہم نے
یہ التزام کیا ہے کہ اس سلسلہ میں دلچسپ نظمیں۔ جو صداقت
اسلام اور مہدی مسعود کے مشن کے پیام پر مشتمل ہوں
اور جناب مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کے سرمن
(خطبہ) اور بعض دیگر لطیف مضامین مشتمل بر تفسیر آیات یا مشتمل بر دفع
اعتراضات مخالفان اسلام وغیرہ۔ اور حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب
کی بعض لطیف اور مختصر تقریریں شائع کی جاویں۔ یہ ٹریکٹ چار صفحہ
سے آٹھ صفحہ تک ضخامت میں ہوا کریں۔ اور اگر ہمارے
احباب بخوبی توجہ کریں تو بکثرت شائع ہو جایا کریں۔ اگر سو
آدمی بھی اس سلسلہ کے ممد ہو جاویں۔ اور سو سو ٹریکٹ
۹ روپیہ صدی کے حساب سے خرید لیں تو دس ہزار
ٹریکٹ ہر مہینے میں شائع ہو سکتا ہے۔ اور ہم ہفتہ وار
اڑھائی ہزار چھاپ کر مفت تقسیم کر دیا کریں۔ اور تقسیم کے
لئے یہ انتظام کیا جاوے گا۔ کہ ہر ایک شہر میں سلسلہ
کا ایک خاص تعداد بھیجی جایا کرے۔ اور وہ تقسیم
کیا کرے۔ اسی طرز پر ٹریکٹ سیریز کے ضمن میں حضرت اقدس
سیدنا مرزا صاحب کے اشتہار بھی آ جایا کریں گے اور علیحدہ اشتہار
حضرت اقدس کو چھپوانا نہ پڑے گا۔ بلکہ ہم ہی اس کو ٹریکٹ سیریز
کے نمبروں میں چھاپ کر حضرت کی طرف سے تقسیم کر دیں اگر ہمارے
احباب نے مل ملا کر اس کام کو کرنا چاہا تو چنداں مشکل نہیں پوری
سو درخواستیں جمع ہو جانے پر ہم اس سلسلہ کو شروع کرینگے
منیجر الحکم کے نام درخواست ہو۔

کتب موجودہ دفتر الحکم

تفسیر سورۃ تبت موسوم بہ موعظۃ الحسنہ قیمت بلا محصول ۱؎
محمود کی آمین دوسرا ایڈیشن۔ قیمت ۱؎

کتب زیر تالیف و ترتیب

تفسیر سورۃ والعصر از عالیجناب امام الزمان سلمہ الرحمان
رپورٹ سالانہ جلسہ ۱۸۹۷ء

الانذار۔ ایک منظوم رسالہ مصنفہ میر حامد شاہ صاحب
سیالکوٹی جس کے آخر میں بطور ضمیمہ چوہدری رستم علی
کورٹ انسپکٹر کی ایک فارسی نظم شامل ہے۔ زیر طبع ہے۔

ولایتی چٹھی

نمبر ۵

چونکہ بندہ کچھ تو سفر اور کچھ بیماری کا ماندہ تھا اس لئے آرام کی پڑی - اسجگہ تو سونا مناسب نہ جانا کیونکہ شور وغل کی وجہ سے نیند کا بیکو آنے لگی تھی آخر اُنکے افسر جمعدار کو بلوا کر کہا کہ ایک آدمی مجھے دو کہ سرائے میں چھوڑ آوے چنانچہ اس کی وساطت سے میں سرا میں پہونچا اور وہیں صبح کی - کراچی کی سرائے بہت عمدہ سرا ہے - اسکے وسط میں ایک چھوٹا سا باغیچہ اور ایک پانی کا نلکا ہے - اور ایک کونہ میں پلے خانہ وغیرہ بہت عمدہ بنا ہے جس سے مسافر کو بہت کم تکلیف ہوتی ہے - اور ہر مسافر کے لئے ایک عمدہ وسیع کوٹھری پتھر کی عمارت کی ہے - جس میں ایک دریچہ اور ایک دروازہ ہے - دروازے عمدہ اور مضبوط ہیں اور کل کوٹھری بھی اچھی محفوظ ہے - فرش پکا چونے کا ہے - چارپائی بھی کرایہ پر مل جاتی ہے - اور اس کا انتظام ایک مسلمان کے ہاتھ میں ہے -

صبح کو اُٹھکر بندہ پھر اسی مکان میں آیا جہاں قلی لوگ تھے - اور ایک کو ساتھ لیکر اپنے مہربان اور مربی محسن بابو صاحب بابو حسین بخش صاحب سپروائزر یوگنڈا ریلوے کے مکان پر پہونچا - یہاں پہونچتے ہی خبر سُننے میں آئی کہ جہاز تین دن کے بعد روانہ ہوگا - کیونکہ افریقہ کی طرف ہندوستان سے برٹش انڈیا کمپنی کے جہاز جاتے ہیں صرف ایک جہاز سرکن لائن کا چلتا ہے -

برٹش انڈیا کمپنی وہ کمپنی ہے جس کا ٹھیکہ یوگنڈا ریلوے کے ساتھ ہے اور سامان وغیرہ ممباسہ پہونچا دینے کا کام اسکے ذمہ ہے - دراصل جہاز کی روانگی کی تاریخ آج ہی ۱۵ ر فروری تھی مگر کمپنی کو ایسی دقتیں پیش آگئی تھیں کہ مجبوراً اسے مقررہ تاریخ کے بعد ہی جہاز روانہ کرنا پڑا - تفصیل اس کی یہ ہے کہ اس مہینے کے آغاز میں ہی (مقررہ تاریخ یاد نہیں) سوائے جہازوں کے کپتان کے باقی کل افسران وغیرہ و ملاحان نے ایک ماہ پیشتر نوٹس دیا ہوا تھا کہ اگر ہماری تنخواہ میں اضافہ نہ کیا جائے گا تو ہم کام بند کر دیں گے - وہ تاریخ پہونچتے ہی اس کمپنی کا جو جو جہاز جہاں جہاں جس بندر پر تھا وہیں کھڑا رہا اور ان لوگوں نے خدمات جہاز سے انکار کر دیا اسی وجہ سے ہمارا جہاز بھی روانہ نہ ہو سکا - سنا گیا کہ چونکہ اس کمپنی نے ڈاک پہونچانے کا ٹھیکہ بمبئی سے کراچی تک کا لیا ہوا تھا اس لئے اُس ایفائے عہد کی خاطر چھ ہزار روپیہ کسی اور جہاز کو دیکر ڈاک کراچی پہونچائی گئی تھی -

اس موقعہ پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جہاز کے انتظام کی کچھ تفصیل ہدیۂ ناظرین کر دیجائے - سو واضح ہو کہ اکثر بڑے جہازوں میں ایک چیف افسر اور تین چھوٹے افسر جنکو فسٹ آفیسر سیکنڈ آفیسر تھرڈ آفیسر کہا جاتا ہے ہوتے ہیں - اور ایک چیف انجنیر اور اسی ترتیب سے اس کے ماتحت تین انجنیر ہوتے ہیں جنکو فسٹ سیکنڈ اور تھرڈ انجنیر کہتے ہیں - ایک کلارک ہوتا ہے اور ان سب کے اوپر افسر کپتان جہاز ہوتا ہے - چیف انجنیر جہاز کی ہر ایک کل اور پرزے اور مشین کا ذمہ وار ہوتا ہے اور دوسرے افسران سامان لادنے اتارنے حساب کتاب درست رکھنے ہر ایک چیز بک شدہ کو اس کے مقررہ مکان پر پہونچانیکے ذمہ وار ہوتے ہیں - ان افسروں نے کلی طور پر اپنے آپ کو کپتان کے حوالہ کیا ہوا ہوتا ہے اور اس کی اطاعت میں محو رہتے ہیں - ان کے علاوہ رات دن کی خدمات کے علیحدہ علیحدہ خلاصی لوگ ہوتے ہیں جن کی تعداد ۳۰ چالیس تک ہوتی ہے - ان میں بعض مثل جمعدار یا ہیڈ جمعدار کے ہوتے ہیں جنکو سرنگ اور ٹنڈیل کہا جاتا ہے - کل خلاصی ان دو عہدہ داران سرنگ اور ٹنڈیل کے کہنے میں چلتے ہیں اور ان ہردو کو انپر کامل اختیارات ہوتے ہیں -

اسوقت ہم اتنی ہی تفصیل بیان کر کے باقی کو کسی آیندہ آرٹیکل پر چھوڑتے ہیں جہاں بڑی تفصیل سے انتظام جہاز کا بیان کریں گے - جہاز کی رکاوٹ کے اسباب کے لئے چونکہ اتنی ضرورت تھی اس لئے ان کا بیان کیا گیا - چونکہ حسب ضوابط جہازرانی کوئی جہاز سفر نہیں کر سکتا جبتک اُس میں کم سے کم تین افسر یعنے ایک کپتان اور دو اور نہ ہوں اور جس جہاز نے روانہ ہونا تھا اس میں سے افسر حسب نوٹس کام چھوڑ گئے تھے اسلئے مقررہ تاریخ سے تین دن کے بعد جہاز کی تاریخ روانگی قرار پائی -

محمد افضل - ۱۷ ر اپریل ۹۸ء

افریقہ کے سانپوں کا تھوک

۱۵ اپریل ۹۸ء

میں تین چار کیس ہسپتال میں ایسے آئے جنکی آنکھوں میں سانپ نے تھوک دیا تھا - یہاں کئی اصلی باشندے جنکو سواہلی کہتے ہیں وہ کہا کرتے ہیں کہ اگر سانپ تمھارے مقابلہ پر آوے تو تم اُس آنکھوں کا نشانہ کر کے تھوک دو تو وہ اندھوں کی طرح ہو کر بھاگ جاویگا ورنہ وہ تمھاری آنکھوں میں تھوک دیگا - اُنکی اس کلام کو ہر ایک فرد بشر ایک تمسخر کی نظر سے دیکھتا تھا -

کچھ دن ہوئے کہ ممباسہ کے میڈیکل آفیسر صاحب کلنڈنی ہسپتال کے یوروپین وارڈ میں ایک بیمار کا علاج رات کو کر رہے تھے کہ انکو چارپائی کے تلے ایک سانپ جو کوبرا کی قسم سے تھا نظر آیا - انھوں نے دوسرے ملازمین کو بلا کر ایک لکڑی منگوائی اور اسکو اس لکڑی سے ضرب ماری - جونہی کہ انھوں نے لکڑی ماری فوراً اپنی آنکھوں میں ایک سخت سوزش اور خارش محسوس کی اور آنکھوں کے کھولنے پر اپنے آپ کو قادر نہ پاکر وہ نیٹو وارڈ کی طرف دوڑے اور آکر ہاسپٹل اسسٹنٹ صاحب میاں رحمت علی کو جگا کر کہا کہ سانپ نے میری آنکھ میں تھوک دیا ہے مجھے زندگی کی امید نہیں - اگر میں اس سے مرجاؤں تو اخبار میں یہ آرٹیکل ضرور دیدینا کہ فلاں فلاں میڈیکل آفیسر سانپ کے تھوکنے سے مرا ہے - ہاسپٹل اسسٹنٹ صاحب کو چونکہ کبھی ایسے مریض سے واسطہ نہیں پڑا تھا اس لئے وہ خود بھی حیران تھے مگر تجربہ اور عقل خداداد نے جسنے انکو یہاں اعلیٰ سے اعلیٰ آفیسر سے لیکر (باقی آیندہ)

دلچسپ چٹھیاں

نمبر۲

کوئیٹہ - ۱۰ رمئی ۹۸ سنہ ء حضور اقدس

السلام علیکم - میرے ایک مسلمان دوست کے دل میں سوال پیدا ہوا ہے کہ جب کوئی حاکم یا استاد اپنی رعایا یا شاگرد کو کسی قصور کے واسطے سزا دیتا ہے تو اس کا مطلب یہہ ہوتا ہے کہ آیندہ کے واسطے اُسکو ہدایت ہو اور اُسے معلوم رہے کہ اگر پھر اس فعل کا اعادہ کیا تو پھر بھی اسی طرح مستوجب سزا ٹھہروں گا۔ لیکن جس صورت میں کہ ہم جانتے ہیں کہ قیامت کے بعد پھر ہمیں ایسی دنیا میں نہیں بھیجا جاوے گا جہاں رہکر ہم روز قیامت کی اس سزا سے جو ہمیں اس دنیا کے گناہوں کے واسطے دیجاوے گی فائدہ اٹھاویں۔ اسواسطے ظاہر ہے کہ قیامت میں جو سزا ہمکو موجودہ گناہوں کے واسطے ملیگی آیندہ کی زندگی کے واسطے باعث عبرت نہیں ہو سکتی لہذا معلوم ہونا چاہیے کہ پھر اس سزا سے کیا معاد مخصوص ہے۔ اسواسطے خدمت والا میں التماس ہے کہ از راہ ذرہ نوازی مندرجہ ذیل پتے پر مندرجہ بالا سوال کا جواب لکھکر مشکور و ممنون فرمائیے۔

پتہ یہ ہے میر حسین علی دفتر کمشنر صاحب بہادر
کوئٹہ بلوچستان

جواب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

اللہ تعالےٰ رب رحمن رحیم مالک اور احکم الحاکمین ہے۔ اُسکے سارے کام حکمت و رحمت کے بھرے ہوئے ہیں۔ بعض نادان چاہتے ہیں کہ ان تمام حکمتوں کو جو غیر محدود ہیں اپنی محدود عقل میں پھنسا دیں۔ یہ دنیا تمام آیندہ آنے والے امور کے لئے نمونہ موجود ہے۔ یہاں ایک بہشت اور ایک دوزخ موجود ہے۔ پھر غور کرو موجود چیز سے انکار ہو سکتا ہے؟

ایک شخص نے زنا کیا اور ایسی آتشک میں گرفتار ہوا جو اوسکے ساتھ مرتے دم تک موجود رہے یا ایک نادانی سے اپنی آنکھ پھوڑ لی یا اپنے آپ کو بیمار کر لیا تو دیکھو تمام عمر اس دوزخ سے نجات نہیں پاتا۔ اسطرح الٰہی نعمتوں سے بعض ایسے آسودہ ہیں کہ مرتے دم تک اونہیں خورم و خورسند ہیں یہہ واقعات ہیں انکا انکار محال ہے۔ پس معلوم ہوا کہ آیندہ کی ہدایت کا ہونا ہی ضروری نہیں کیونکہ جب اس سزایاب کا خاتمہ ہی سزا میں ہوگیا تو اب ہدایت یاب ہونا کیا معنے رکھتا ہے۔ آپنے فرمایا ہے کہ سزا کا مطلب یہہ ہوتا ہے کہ آئندہ ہدایت یاب ہوا۔ چنانچہ ہر بدی اپنی ذات میں خاصیت رکھتی ہے کہ بدی کرنیوالے کو دکھہ دے اور نیکی میں خاصہ ہوتا ہے کہ وہ سکھہ دے عام طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ لوگوں سے نیکیاں بھی ہر روز ہوتی ہیں اور بدیاں بھی اس لئے لوگ سکھوں اور دکھوں میں مبتلا ہیں۔

جن لوگوں کے لئے جہنم بنا ہے اونکے اعمال کے خواص ایسے ہیں کہ جہنم جاویں۔ یہہ نظارہ قدرتی بہتر اور درختوں میں دیکھو اونکا بعض حصہ جلا نے اور کاٹ دینے کے قابل ہے بعض حصہ حفاظت کے لایق ہے۔

چونکہ بہشت طیب اور ہر طرح سے آرام کی جگہ ہے اس لئے ایسے بدکار جن میں بے آرامی کے زہریلے مادہ ہیں بہشت کے قابل نہیں انمیں سے جو جہنم جاویں گے بعض ایسے ہونگے جنکو جہنم کی آگ پاک و صاف کردے گی اور اُن مواد کو جلا دیگی جو بے آرامی کے باعث ہیں اور وہ بہشت میں چلے جاویں گے۔ اسکی مثال بعینہ ایسی ہے کہ ایک شخص نے ایسی زہریں کھا لیں یا ایسے بُرے کام کئے جنکے باعث وہ کوڑھ ہو گیا جذام میں مبتلا ہو گیا اب اس کو ہمیشہ کو اوس وقت تک تندرست اور صحیح لوگوں سے الگ کیا جاویگا جب تک روح میں جذام کا مادہ موجود رہے جب وہ مادہ کسی تدبیر سے جلابوں یا مصفیات سے دور ہو گیا تو تندرستوں میں شامل کیا جاویگا اور اگر بالکل سڑ گیا اور ننگا ہو گیا تو ہمیشہ کے لئے اچھے تندرستوں سے علیحدہ رہیگا۔ آپ اسی مثال پر غور کرکے پھر مجھے اطلاع دیں دوزخ اصلاح کا سامان ہے جیسے جذام خانہ مثلاً والسلام نورالدین ۱۴ مئی ۱۸۹۸ء

پاک شاعری

قرآن شریف

(از ملفوظات منشی سید امجد علی صاحب اسہری)

خدا ہنوز خدا تھا نہ تھا کوئی مظہر — نہ عرش و فرش نہ لوح و قلم نہ جن و بشر
اندھیرے گھپ کے سوا کچھہ نظر آتا تھا — ہوا جو نور نگن بام چرخ پر نیّر
ضیائے نور کے شعشے ادھر اُدھر پھیلے — شب سیاہ سی پیدا ہوئی بیاض سحر
نکالا رات سے دن اور دن سے نکلی رات — بچھی زمین ہوئے مہر و مہ ضیا گستر
بنایا کیسے کسی کو خبر نہیں اسکی — نہ ہم وہاں تھے نہ تم تھے نہ کوئی جن و بشر
خدا ہی جانے کس طرح یہ ارض و سما — یہ خاک آتش و آب و ہوا بنے کیونکر
بسیط اور مرکب کی لاکھہ بحثیں ہوں — مگر ہیں یہ طلسمات عقل سے باہر
ہوئے بسیط جو ترکیب ساز روح جسد — ہوئے جو اپنے ہیولا سے رونما یہ صور
ہزاروں شکلیں ملیں باہمی نہیں ہے ایک کی — ہماری شکل جُدی بات جُدا ہیکر
ہر ایک چیز کی صورت نئی نیا نقشہ — ہر ایک شے کا تفاوت بتا رہی ہے نظر
جناب آدم سے آئے یہاں آدم صفی اللہ — ہیں گذری سال نہیں سات ہزار کچھ اوپر
خدا نے بھیجے رسولان محترم کتنے — محمد عربی ہیں ہمارے پیغمبر
ہوا صحیفہ کامل حضور پر نازل — ہے نام مصحف و قرآن کہلا ہوا اشہر
اسی کتاب نے ابواب غیب کھولے ہیں — یہی کتاب ہے کلی رہنمائے جملہ بشر
فصاحتوں سے اسی کی عرب ہوا عاری — یہی ہے معجزہ بہر جناب پیغمبر
بلاغتوں کو اسی کی کہا ادیبوں نے — بجز خدا کے نہیں یہ کبھی کلام بشر
ہزاروں ہو گئے حافظ ہزاروں اب بھی ہیں — کوئی کتاب کسی کی یاد ہو گئی یوں از بر
کبھی ہوا نہیں یہ اہتمام دنیا میں — کبھی ہوا نہیں محفوظ یوں کوئی دفتر
ہزار نسخوں میں دیکھو تو ایک ہی صورت — ہزار نسخوں میں ڈھونڈو تو ایک زیر و زبر
عرب میں روم میں فارس میں چین جاپان میں — یمن میں مصر میں کابل میں ہند میں گھر گھر
جہاں تلاش کرو ایک ہی سا ہے قرآن — نہیں کسی میں تفاوت کرو ہزار نظر
کلام ہے یہ خدا کا خدا ہی حافظ ہے — وہی رہیگا محافظ جہاں میں تا محشر
شروع علیے سی ہے اور سنن پر علم ہوا — سمجھہ لو بس ہے یہی نکتۂ خرد پرور
مسائل فقہا اس سے ہیں مستنبط — دلائل حکما اس سے لیجے سر تا سر
اسی کی ہے زکوٰۃ و صلوٰۃ کی تعلیم — اسی نے روزہ و حج کی دکھائی ہے منظر
یہی جہاد کی بانی ہوئی زمانے میں — اسی نے جنگ سے وا جبکیا ہے سب و عذر
اسی نے ہم سے کہا یوں کہ ڈرو نہ تم نا — نہوں جہاد کی جب تک شرط سب ظاہر
اسی نے فتح کی دا لفتح میں خبر دی ہے — اسی نے کھول دیئے باب خندق و خیبر
یہی ہے رایت اسلام کے لئے پرچم — اسی کے نام پہ لکھی گئی ہے فتح و ظفر
یہی ہے شقۂ فردوس بہر ہر مومن — یہی ہے رقعہ دوزخ برائے ہر کافر
لڑائی لڑتے تھے ہم جیسے آجکل یورپ — کھینچے ہی کہ تم تھے ہر وقت تیغ و تیر و تبر

اسی نے ہم کو بتائیں سلوک کی باتیں — اسی سے راہ ہیں وابستہ عالم پر
اسی نے ہم کو کیا بادشاہ روئے زمیں — اسی نے ہم کو کیا رہ شناس ہر کشور
کیا اسی نے ہماری معاشرت کو درست — کیا اسی نے ہند جہاں کو سراسر
اسی نے ہم کو کیا ہر جگہ رہ ہے — کبھی نہ بھول سکے جو تھوڑی کا کوئی خو
کردی ہے جو تم عہد نہ کر دیو را — اور کسی سے نہ جب تک وہ کیا نظر
جو کوئی تم سے لڑے تو لڑو نہیں تو نہیں — جو غلط ہو تو سمجھ کے شیر و شکر
اسی کے ہوئے ہیں ہم جہانداری — اسی کے چھٹنے کو چھوٹی جو ہیں تیغ و خنجر
اسی نے ہم کو بتائے اصول بیع و شرا — اسی نے ہم کو سکھائے قواعد دفتر
اسی کے نور نے پہنچ کر بیاردشن — اسی کے سایہ میں افریقہ آیا تا سر
کئے تھے ہم نے آباد ایشیا کلیسا — ہوا اسی سے گلستان جنگ خانہ و تیرہ
اسی نے کفر کی ظلمت کو میٹ کر چھوڑا — اسی سے گاڑ دیں بت ہر مقام کے تہ تر
اسی کے معجزے کہیں نکلا ہفت زمیں — اسی کے معجزے ہیں شناس ہر کشور
یہی ہے غوث یہی ہے مغیث جہاں — یہی ہے قطب جنوب و شمال سرتاسر
جہاں میں تاکہ ہے اسلام اس کا ہی قائم — رہے کلام خدا زیب مسجد و منبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اپنی جماعت کے لیئے ایک ضروری اشتہار

میری تمام جماعت جو اس جگہ حاضر ہیں یا اپنے مقامات میں بود و باش رکھتے ہیں اس وصیت کو توجہ سے سنیں کہ وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی ان کے نزدیک نہ آسکے۔ وہ پنج وقتہ نماز جماعت کے پابند ہوں۔ وہ جھوٹ نہ بولیں۔ وہ کسی کو زبان سے ایذا نہ دیں۔ وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں۔ اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ غرض ہر ایک قسم کے معاصی اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی اور تمام نفسانی جذبات اور بیجا حرکات سے مجتنب رہیں اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے ہو جائیں اور کوئی زہریلا خمیر ان کے وجود میں نہ رہے **گورنمنٹ برطانیہ** جس کے زیر سایہ ان کے مال اور جانیں اور آبروئیں محفوظ ہیں بصدق دل اس کے وفادار تابعدار رہیں۔ اور تمام انسانوں کی ہمدردی ان کا اصول ہو اور خدا تعالیٰ سے ڈریں اور اپنی زبانوں اور اپنے ہاتھوں اور اپنے دل کے خیالات کو ہر ایک ناپاک اور فساد انگیز طریقوں اور خیانتوں سے بچاویں اور پنج وقتہ نماز کو نہایت التزام سے قائم رکھیں اور ظلم اور تعدی اور غبن اور رشوت اور اتلاف حقوق اور بیجا طرفداری سے باز رہیں اور کسی بد صحبت میں نہ بیٹھیں۔ اور اگر بعد میں ثابت ہو کہ ایک شخص جو ان کے ساتھ آمد و رفت رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے احکام کا پابند نہیں ہے یا اس گورنمنٹ محسنہ کا خیر خواہ نہیں ہے یا حقوق عباد کی کچھ پرواہ نہیں رکھتا اور یا ظالم طبع اور شریر مزاج اور بدچلن آدمی ہے اور یا یہ کہ جس شخص سے تمہیں تعلق بیعت اور ارادت ہے اس کی نسبت ناحق اور بے وجہ بدگوئی اور زبان درازی اور بدزبانی اور بہتان اور افترا کی عادت جاری رکھ کر خدا تعالیٰ کے بندوں کو دھوکہ دینا چاہتا ہے تو تم پر لازم ہوگا کہ اس بدی کو اپنے درمیان سے دور کرو اور ایسے انسان سے پرہیز کرو جو خطرناک ہے۔ اور چاہیئے کہ کسی مذہب اور کسی قوم اور کسی گروہ کے آدمی کو نقصان رسانی کا ارادہ مت کرو اور ہر ایک کے لئے سچے ناصح بنو۔ اور چاہیئے کہ شریروں اور بدمعاشوں اور مفسدوں اور بدچلنوں کو ہرگز تمہاری مجلس میں گذر نہ ہو اور نہ تمہارے مکانوں میں رہ سکیں کہ وہ کسی وقت تمہاری ٹھوکر کا موجب ہوں گے۔

یہ وہ امور اور وہ شرائط ہیں جو میں ابتدا سے کہتا چلا آیا ہوں۔ میری جماعت میں سے ہر ایک فرد پر لازم ہوگا کہ ان تمام وصیتوں کے کاربند ہوں اور چاہیئے کہ تمہاری مجلسوں میں کوئی ناپاکی اور ٹھٹھے اور ہنسی کا مشغلہ نہ ہو اور نیک دل اور پاک طبع اور پاک خیال ہو کر زمین پر چلو۔ اور یاد رکھو کہ ہر ایک شر مقابلہ کے لائق نہیں ہے اس لئے لازم ہے کہ اکثر اوقات عفو اور درگذر کی عادت ڈالو اور صبر اور حلم سے کام لو اور کسی پر ناجائز طریق سے حملہ نہ کرو اور جذبات نفس کو دبائے رکھو اور اگر کوئی بحث کرو یا کوئی مذہبی گفتگو ہو تو نرم الفاظ اور مہذبانہ طریق سے کرو اور اگر کوئی جہالت سے پیش آوے تو سلام کہہ کر ایسی مجلس سے جلد اٹھ جاؤ اگر تم ستائے جاؤ اور گالیاں دیئے جاؤ اور تمہارے حق میں برے برے لفظ کہے جائیں تو ہوشیار رہو کہ سفاہت کا سفاہت کے ساتھ تمہارا مقابلہ نہ ہو ورنہ تم بھی ویسے ہی ٹھہرو گے جیسا کہ وہ ہیں۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بنا دے کہ تم تمام دنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو۔ سو اپنے درمیان سے ایسے شخص کو جلد نکالو جو بدی اور شرارت اور فتنہ انگیزی اور بدنفسی کا نمونہ ہے۔ جو شخص ہماری جماعت میں غربت اور نیکی اور پرہیزگاری اور حلم اور نرم زبانی اور نیک مزاجی اور نیک چلنی کے ساتھ نہیں رہ سکتا وہ جلد ہم سے جدا ہو جائے کیونکہ ہمارا خدا نہیں چاہتا کہ ایسا شخص ہم میں رہے اور یقیناً وہ بدبختی میں مرے گا کیونکہ اس نے نیک راہ کو اختیار نہ کیا۔ سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ۔ تم پنج وقتہ نماز اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے اور جس میں بدی کا بیج ہے وہ اس نصیحت پر قائم نہیں رہ سکے گا۔

چاہیئے کہ تمہارے دل فریب سے پاک اور تمہارے ہاتھ ظلم سے بری اور تمہاری آنکھیں ناپاکی سے منزہ ہوں۔ اور تمہارے

اندر بجز راستی اور ہمدردی خلائق کے اور کچھ نہ ہو۔ میرے دوست جو میرے پاس قادیاں میں رہتے ہیں میں امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے تمام انسانی قویٰ میں اعلیٰ نمونہ دکھائیں گے۔ میں نہیں چاہتا کہ اس نیک جماعت میں کبھی کوئی ایسا آدمی ملکر رہے جس کے حالات مشتبہ ہوں یا جس کے چال چلن پر کسی قسم کا اعتراض ہو سکے یا اس کی طبیعت میں کسی قسم کی مفسدہ پردازی ہو یا کسی اور قسم کی ناپاکی اس میں پائی جائے۔ لہٰذا ہم پر یہ واجب اور فرض ہو گا کہ اگر ہم کسی نسبت کوئی شکائیت سنیں گے کہ وہ خدا تعالیٰ کے فرائض کو عمداً ضائع کرتا ہے یا کسی ٹھٹھے اور بیہودگی کی مجلس میں بیٹھتا ہے یا کسی اور قسم کی بد چلنی اس میں ہے تو وہ فی الفور اپنی جماعت سے الگ کر دیا جائے گا اور پھر وہ ہمارے ساتھ اور ہمارے دوستوں کے ساتھ نہیں رہ سکے گا۔

ابھی میں نے چند ایسے آدمیوں کی شکائیت سنی تھی کہ وہ پنج وقت نماز میں حاضر نہیں ہوتے تھے اور بعض ایسے تھے کہ انکی مجلسوں میں ٹھٹھے اور ہنسی اور حقہ نوشی اور فضول گوئی کا شغل رہتا تھا۔ اور بعض کی نسبت شک کیا گیا تھا کہ وہ پرہیزگاری کے پاک اصول پر قائم نہیں ہیں۔ اس لئے میں نے بلا توقف ان سب کو قادیاں سے نکال دیا ہے تا دوسرے ان کے نمونہ سے بچیں۔ اگر شرعی طور پر ان پر کچھ ثابت نہ ہوا لیکن ان کارروائی کے لئے اسی قدر کافی تھا کہ ان کی نسبت شکائیت ہوئی۔ میں خیال کرتا ہوں کہ اگر وہ راستبازی میں ایک روشن نمونہ دکھاتے تو ممکن نہ تھا کہ کوئی شخص ان کے حق میں بول سکتا۔ میں یہ بھی ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ یہ لوگ درحقیقت ان لوگوں میں سے نہ تھے جنہوں نے راستبازی کی تلاش میں ہماری ہمسائیگی اختیار کی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ایک کھیت جو محنت سے طیار کیا جاتا اور پکایا جاتا ہے اس کے ساتھ خراب بوٹیاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں جو کاٹنے اور جلانے کے لائق ہوتی ہیں

ایسا ہی قانون قدرت چلا آیا ہے جس سے ہماری جماعت باہر نہیں ہو سکتی۔ اور میں جانتا ہوں کہ وہ لوگ جو حقیقی طور پر میری جماعت میں داخل ہیں انکے دل خدا تعالیٰ نے ایسے رکھے ہیں کہ وہ طبعاً بدی سے متنفر اور نیکی سے پیار کرتے ہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنی زندگی کا بہت اچھا نمونہ دنیا پر ظاہر کریں گے۔ والسلام۔ ۲۹ رمئی ۱۸۹۸ء

الراقم خاکسار میرزا غلام احمد از قادیاں ضلع گورداسپور

اصلاح خیالات کے لئے وقت مطلوب ہے

(گزشتہ نمبر سے آگے)

پس ریفارمر (مصلح) کی شناخت کا یہ ہی ایک معیار اور نشان ہے کہ وہ اپنے مشن کو پورا کرنے اور اپنی تبلیغ کو لوگوں تک پہونچانے میں مختلف ذرائع اور تدابیر کو سوچتا رہتا ہے پس اونکی مختلف کوششیں۔ مختلف حکمت عملیاں اسی امر کی روشن دلیل ہیں کہ وہ ہمیشہ اسی ادھیڑ بن میں رہتے ہیں کہ قوم اور ملک کی اصلاح کے ہونے کو کیسے وسائل کام میں لائے جائیں جن کا اثر خود بخود ظاہر ہو اور اپنے نقش قوم کے دلوں پر چھوڑیں۔ اسلئے اون لوگوں کو جو اپنی عمریاں پڑھنے سے پتہ لگتا ہے جو مختلف اوقات میں مختلف پیرایوں میں ہدایت کے لئے آئے کہ انہوں نے کہاں تک قوم اور ملک کے مذاق کیموافق اور زمانہ کی ضروریات کے لحاظ سے تبلیغ کی راہیں نکالی ہیں۔ مختلف انبیاء علیہم السلام کو جو پیغمبر ہوتے ہیں مختلف قسم کے نشانات اور معجزات جو دئے گئے ہیں انکی تہ میں یہی ایک فلاسفی کام کرتی ہے کہ اونکو جو خوارق اور نشانات ملے ہیں وہ قومی مذاق

اور حسب تقاضاء زمانہ تھے۔ بالآخر ان ریفارمرول کی مساعی مشکور اور تدابیر کارگر ہوئی ہیں۔ اور قوم کو گمراہی سے نکال کر راہ راست پر لے آئے اور کامیابی کا زرین تاج اونکے سر پر رکھا گیا۔ اور دنیا اور زمانہ پر ثابت ہو گیا کہ آخر کار راستباز ہی فتح پاتے ہیں۔

بہت سے اشخاص ایسے ہی ہوتے ہیں کہ جن پر انکشاف حق ہو جاتا ہے لیکن وہ یا تو اپنی کمزوریوں کیوجہ سے اپنے آپ کو اوسی دقیانوسی تقلیدی رسی میں پھنسائے رکھتے ہیں یا عمداً اپنی بات کی پچ اور ضد ہی ایک حجاب ہو جاتی ہے اور امر حق کے اظہار میں یہ خیال ہو جاتا ہے کہ دوست۔ اقرباء۔ بھائی بند طعنہ زنی کریں گے۔ دنیا ہنسیگی۔ امر حق کو اونکا کانشنس قبول کر لیتا ہے۔ لیکن اوہام اور تعلقات خارجیہ اون کو کھلم کھلا قبول حق سے روکتے ہیں۔ اس کا بیان قرآن کریم نے ایک موقع پر نہایت ہی لطیف پیرایہ میں فرمایا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے وجحدوا بہا واستیقنتہا انفسہم ظلماً وعلواً (سورۃ النمل) مگر آخر کار حق اونکی قوت ممیزہ پر غالب آہی جاتا ہے۔ اور اونکے اندر ایک ایسی زبردست تحریک ہوتی ہے کہ وہ علی الاعلان اقرار کرتے ہیں اور کہتے ہیں آہ! صد آہ!! ہم سالہا سال تک غفلت اور غلطی ہی میں رہے۔

یہ امر بھی اس موقع پر ہم بیان کر دینے کے قابل سمجھتے ہیں کہ عمدہ اور پاک اصلاحی خیال شخص واحد ہی کے دل میں القا ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ ایک وقت آجاتا ہے کہ تمام سوسائٹی کے اکثر افراد میں وہ پھیل جاتا ہے اور اسکی وہی مثال ہے جیسے پہاڑ سے ایک چشمہ نکل کر ندیاں اور نہریں بناتا چلا جاتا ہے اسی طرح ہر زمانہ میں ریفارمر اور مجدد ایک ہی ہوتا ہے لیکن وہ تھوڑے ہی عرصہ میں تبدیل خیالات کے کرشمے سے لاکھوں اور کروڑوں انسانوں کو اپنا ہم خیال بنا لیتا ہے جس طرح جہاز یا ٹرین کی ایک ہی دخانی قوت بہت سے چھوٹے چھوٹے سٹیمروں اور گاڑیوں کو کھینچے لئے جاتی ہے۔ ٹھیک اسیطرح

ایک مجدّد اور ریفارمر تمام اُمّت اور قوم کی گاڑی کو اپنی ہمت کے پہیوں اور اولوالعزمی و استقلال کے کاندھے سے کھینچکر منزلِ مقصود پر لے جاتا ہے۔

سچے ریفارمر اور مصلح کی زندگی پر ذرا غور کرو۔ قوم اور ملک کیسا ہی جہالت اور اندھکار میں مبتلا ہو اور آبائی تقلید کے حلقے میں کیسا ہی اسیر کیوں نہو؟ لیکن ایک سچا ریفارمر کبھی بھی مایوس اور نا امید نہیں ہوا کہ قوم کے خیالات نہ بدلینگے اور وہ راستی پر نہ آئیگی! کیونکہ خدا تعالیٰ جس شخص کو ریفارمر اور تجدید کا خلعت پہناتا ہے اوسی وقت اوسکے دل میں امر حق اور صواب کا نور اور اشراق بھی بھر دیتا ہے۔ جو انسانی قلوب پر اپنا اثر اور عکس اور پرتو ڈالتا ہے۔ وہ عکس اور پرتو ہی مجدّدانہ اور مصلحانہ خیالات تو ہوتے ہیں۔ جو رفتہ رفتہ دلوں میں گھر کر جاتے ہیں پس مجدّد اور مصلح کو اپنی صداقت اور نورِ قلب پر بھروسہ اور اطمینان ہوتا ہے کہ خواہ کیسی ہی مخالفت اور مزاحمت ہو مگر میں بالآخر ضرور کامیاب ہوں گا۔

یہہ امر بھی مرکوزِ خاطر رہنا چاہیئے کہ ریفارمر ہمیشہ زمانہ کی حالت اور ضرورت کیموافق پیدا ہوتے رہے ہیں جب دنیا میں کثرت سے برائیاں پھیل جاتی ہیں۔ اور خیالاتِ عامہ عوام کو خرابی کے دریا میں ڈبونے لگتے ہیں اوسوقت فی الذہر ایک خضرِ وقت پیدا ہوتا ہے جو قوم کو ہلاکت کے ورطہ سے نجات دیتا اور ساحلِ مراد پر پہونچا دیتا ہے۔ اور یہی قانونِ قدرت اور استمراری عادۃ اللہ ہے کہ جب بخاراتِ ارضیہ نے نہائت تراکم اور ہجوم کے ساتھہ صعود کرنا شروع کیا ہے فی الفور بارش ہوئی ہے۔

عمدہ اور مقدس خیال کے ساتھ ہی تمام دقیانوسی تاریک خیال خود بخود مٹتے چلے جاتے ہیں۔ دیکھہ لو اندھیری رات کو ساری خدائی پر محیط ہوجاتی ہے لیکن ایک آفتاب کے طلوع ہونے پر سب کا سب کافور ہوجاتا ہے اور روشنی کا طلسم آنکھوں کے سامنے عیان ہوجاتا ہے۔ اسوقت جو باتیں رات کی تاریکی میں پوشیدہ اور مخفی تھیں اپنی اصلی حالت پر آجاتی ہیں اور انکی حقیقت اور ماہیت پوری کھل جاتی ہے۔

بہت سے ایسے انسان دیکھے گئے ہیں جو بظاہر ناحق پر ہیں لیکن اونکا دل ہر وقت تجسس اور ٹٹول میں لگا رہتا ہے اور یہ ایک مسلّم بات ہوتی ہے کہ جس قدر آگ دوڑتی ہے اوسیقدر دھواں کم اُٹھتا ہے۔ پس مبارک ہیں وہ لوگ جو ہر ایک مخالف خیال کو غور سے جانچنے اور اوسکے مالہ و ماعلیہ پر نظر کرتے ہیں کیونکہ انسان کے پاس عمدہ اور صحیح خیال اور غلط اور قبیح امر کو پرکھنے کے لئے بجز اسکے سرِدست کوئی معیار نہیں افسوس اور شکوک تو یہی ہے کہ جب کوئی ریفارمر اصلاحِ خیالات کرنے کے لئے آتا ہے تو اوسکی باتوں پر توجہ نہیں کی جاتی اور اوسکے خیالات اور مقالات کو مجنونانہ بڑ کہا جاتا ہے اور اگر شقاوت اور بدبختی نے زیادہ ساتھہ دیا تو تکفیر اور تفسیق تک نوبت پہونچ جاتی ہے۔ اسقدر امور کے بیان کے بعد یہہ امر اب بالکل صاف اور روشن ہے کہ اس زمانہ میں اصلاحِ خیالات کے لئے جو مجدد مامور ہوکر آیا ہے۔ اوسکی صداقت اور شناخت اون نشانات کے ذریعہ جو ہم اس مضمون میں بیان کرآئے ہیں نہائت وضاحت سے ہوسکتی ہے۔ ہاں شرط یہہ ہے کہ آنکھوں میں دیکھنے کی طاقت اور دل میں سوچنے کی قوت ہو۔ ورنہ جس طرح ایک اندھا اور نابینا سورج کی بابت کچھہ نہیں معلوم کرسکتا ایسا ہی وہ تاریک دل کچھہ نہیں سوچ سکتا۔ اور جسطرح ایک اندھے کے نہ دیکھنے سے سورج کے وجود کا انکار نہیں ہوسکتا اُسی طرح کسی کورچشم کے انکار پر مجدد الدہر کا انکار فضول ہے۔ زمانہ کی حالت اور ضرورت پر لحاظ کرو کہ کیسی آگ لگ رہی ہے اخلاقی۔ سوشل حالت ملک اور قوم کسقدر گر گئی ہے اوس پر بہت کچھہ نوحہ سرائی ہوچکی ہے ایسا ہی اعتقادی اور عملی حالت میں اسقدر خلل آگیا ہے اوس پر مرثیہ خوانی ہو رہی ہے۔

اسلام پر مخالفان مذہب نے جو حملے کئے ہیں اونکے بیان کرنے کے لئے ایک زبردست دل گردہ کی حاجت ہے آریوں۔ برہموؤں۔ فلسفیوں اور دہریوں نے اپنے اپنے رنگ میں اسلام کو تاریکی کا جن بنانا چاہا ہے عیسائیوں نے خصوصیت سے کوئی دقیقہ اسلام کے استیصال کا فروگذاشت نہیں کیا اور اپنے مشن کے لئے اونہوں نے جائز اور ناجائز وسائل کی بھی پرواہ نہیں کی ایسی حالت میں ہمکو یا کسی کو ذرا بھی شکوہ اور رنج کا موقع نہوتا اگر ان مصائب کا خاتمہ یہیں تک ہوتا مگر افسوس تو یہہ ہے کہ ہمارے اسلام کے برگزیدہ پیشواؤں کے زمرہ نے جو طوفان قیامت خیز برپا کر رکھا ہے وہ خدا جانے مسلمانوں کی کسی بد بختی اور نامرادی کا نمونہ ہے۔ یہ لوگ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کی زینت دینے والے تھے یہ فرقہ ہماری ڈوبتی ناؤ کا ملاح تھا یہ جماعت اس گئے گذرے زمانہ میں ہمارے رہے سہے حوصلے بڑھانے والی تھی یہہ گروہ ہماری ٹوٹی ہوئی کمر دن کیواسطے مسیحا تھا یہی طائفہ تھا جس سے مسلمانوں کی آئندہ بہتری متصور تھی یہہ خدا کے نیک بندے متوکل باللہ ہماری خستہ حالی ہماری نکبت اور ہماری فلاکت کے دور کرنے کا آلہ تھے مگر افسوس صد افسوس!! اُنہوں نے اپنی مشیخت مآبی میں آکر اسقدر تکبر اور تعصّب سے کام لیا کہ ناچار کہنا پڑتا ہے۔

ہر کس از دست غیر نالہ کناں
سعدی از دست خویشتن فریاد

انکی سرد مہریوں اور قومی بے پروائیوں سے جو کچھہ مذہب اور اہل مذہب پر اثر ہوا ہے اسکی شکائت کس سے کریں اون کے تکبر اور تعصب اور باہمی ضد و عداوت نے اونکو اتنی فرصت ہی نہیں دی کہ وہ اسلام اور قرآن کی کچھہ خدمت کرسکیں۔ ایسی حالتمیں اور ایسے وقت میں اگر خدا تعالیٰ اسلام کی مدد نہ کرتا اور آسمانی نور نازل نہ فرماتا تو دنیا پر ایک عالم آشوب طوفان مچ جاتا۔

(باقی تیسرے نمبر میں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

اپنی جماعت کے لئے

ضروری اشتہار

چونکہ خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم اور اوسکی بزرگ عنایات سے ہماری جماعت کی تعداد میں بہت ترقی ہو رہی ہے اور اب ہزاروں تک اوسکی نوبت پہونچگئی اور عنقریب بفضلہ تعالیٰ لاکھوں تک پہونچنے والی ہے اس لئے قرین مصلحت معلوم ہوا کہ انکے باہمی اتحاد کے بڑھانے کے لئے اور نیز انکو اہل اقارب کے بداثر اور بد نتایج سے بچانے کے لئے لڑکیوں اور لڑکوں کے نکاحوں کے بارے میں کوئی احسن انتظام کیا جائے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ جو لوگ مخالف مولویوں کے زیر سایہ ہوکر تعصب اور عناد اور بخل اور عداوت کے پورے درجہ تک پہونچگئے ہیں اُن سے ہماری جماعت کے نئے رشتے غیر ممکن ہو گئے ہیں جبتک کہ وہ توبہ کرکے اسی جماعت میں داخل نہ ہوں۔ اور اب یہ جماعت کسی بات میں اُن کی محتاج نہیں۔ مال میں دولت میں علم میں فضیلت میں خاندان میں پرہیزگاری میں خدا ترسی میں سبقت رکھنے والے اس جماعت میں بکثرت موجود ہیں اور ہر ایک اسلامی قوم کے لوگ اس جماعت میں پائے جاتے ہیں تو پھر اس صورت میں کچھ بھی ضرورت نہیں کہ ایسے لوگوں سے ہماری جماعت نئے تعلق پیدا کرے جو ہمیں کافر کہتے اور ہمارا نام دجال رکھتے یا خود تو نہیں مگر ایسے لوگوں کے ثناخوان اور تابع ہیں۔

یاد رہے کہ جو شخص ایسے لوگوں کو چھوڑ نہیں سکتا وہ ہماری جماعت میں داخل ہونے کے لائق نہیں جبتک پاکی اور سچائی کے لئے ایک بھائی بھائی کو نہیں چھوڑیگا اور ایک باپ بیٹے سے علیحدہ نہیں ہوگا تب تک وہ ہم میں سے نہیں۔ سو تمام جماعت توجہ سے سُن لے کہ راستباز کے لئے ان شرائط پر پابند ہونا ضروری ہے اس لئے میں نے انتظام کیا ہے کہ آئندہ خاص میرے ہاتھ میں مستور اور مخفی طور پر ایک کتاب رہے جس میں اس جماعت کی لڑکیوں اور لڑکوں کے نام لکھے رہیں۔ اور اگر کسی لڑکی کے والدین اپنے کنبہ میں ایسی شرائط کا لڑکا نہ پاویں جو اپنی جماعت کے لوگوں میں سے ہو اور نیک چلن اور نیز اُنکے اطمینان کے موافق لائق ہو۔ ایسا ہی اگر ایسی لڑکی نہ پاویں تو اس صورت میں ان پر لازم ہوگا کہ وہ ہمیں اجازت دیں کہ ہم اس جماعت میں سے تلاش کریں۔ اور ہر ایک کو تسلی رکھنی چاہئے کہ ہم والدین کے سچے ہمدرد اور غمخوار کیطرح تلاش کرینگے۔ اور حتی الوسع یہ خیال رہیگا کہ وہ لڑکا یا لڑکی جو تلاش کئے جائیں اہل رشتہ کے ہم قوم ہوں۔ یا اگر یہ نہیں تو ایسی قوم میں سے ہوں جو عرف عام کے لحاظ سے باہم رشتہ داریاں کر لیتے ہوں اور سب سے زیادہ یہ خیال رہے گا کہ وہ لڑکا یا لڑکی نیک چلن اور لائق بھی ہوں۔ اور نیک بختی کے آثار ظاہر ہوں۔ یہ کتاب پوشیدہ طور پر رکھی جائے گی اور وقتاً فوقتاً جیسی صورت میں پیش آئیں گی اطلاع دیجائے گی اور کسی لڑکے یا لڑکی کی نسبت کوئی رائے ظاہر نہیں کیجائیگی جبتک اوسکی لیاقت اور نیک چلنی ثابت نہ ہوجائے۔ اس لئے ہمارے مخلصوں پر لازم ہے کہ اپنی اولاد کی ایک فہرست اسمار بقید عمر و قومیت بھیجدیں تا وہ کتاب میں درج ہوجائے مندرجہ ذیل نمونہ کا لحاظ رہے۔ ۷ رجون ۱۸۹۸ء

نام دختر یا پسر	نام والد	نام شہر بقید محلہ وضلع	عمر دختر یا پسر

الراقم
خاکسار میرزا غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور

انجمن حمایت اسلام لاہور کی نادانی کا نتیجہ

حالی نے رد و زلف میں ہستی تمام کی
تصویر کھینچ سکی نہ سحر کی نہ شام کی

کسی پختہ کار کا مقولہ ہے جو آب زر سے لکھنے کے قابل ہے کہ چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی۔ انجمن حمایت اسلام لاہور نے تھوڑا عرصہ ہوا کہ امہات المومنین نام ایک دل آزار رسالہ کی نسبت ہزآنر لفٹیننٹ گورنر بہادر پنجاب کی خدمت عالیہ میں ایک میموریل بغرض توجہ ارسال کیا تھا۔ باوجودیکہ انجمن حمایت اسلام لاہور کا فرض تھا کہ وہ قبل ازیں کہ ایسا میموریل ارسال کرے عام مسلمانوں سے استصواب کرلیتی لیکن اوس نے اپنی شتاب کاری سے گھمنڈ میں آکر نشیب و فراز کو نہ دیکھا اور میموریل بھیجدیا۔ اس پر جیسا کہ ہمارے ناظرین کو معلوم ہوچکا ہے ہمارے سید و مقتدا جناب مرزا صاحب سلمہ ربہ نے اپنی کثیر التعداد جماعت کی طرف سے ایک میموریل بغرض اصلاح میموریل مرسولہ انجمن بھیجا لیکن اس پر انجمن کو اگر صدق نیت اور حمائت اسلام مقصود ہوتی تو مناسب تھا کہ اپنی غلطی کا اقرار کرتی اور اگر اپنے مرسولہ میموریل کو واپس نہ لیتی تو کم از کم اتنا تو کرتی کہ صبر اور خاموشی کے ساتھ جواب کا انتظار کرتی۔ لیکن اوس نے اپنی عقل و دانش پر اترا کر کبھی اوس کے ذریعہ اور کبھی پیسہ اخبار کے قالب میں ایک ناصح مشفق پر منہ چڑایا۔

کاش اوسے معلوم ہوتا کہ آسمان پر تھو کا منہ پر آتا ہے۔ انجمن حمائت اسلام لاہور کے اکثر ممبر خوب جانتے ہیں کہ سید نا مرزا صاحب کی جان و مال حمایت اسلام و دین حضرت خیر الانام کے لئے وقف ہے۔ پس وہ شخص جو خاص اسلام کے مردہ قالب میں جان ڈالنے کے لئے خدا کی طرف سے مامور ہوکر آیا ہو وہ اسلام کے لئے مفید اور غیر مفید امور صحیح اور یقینی طور پر بتلا سکتا ہے یا وہ قوم اور مجلس جو اپنی غرض و غائت صرف انگریزی پڑھنے پڑھانے ہی تک محدود رکھتی ہے۔ اور اسلام کی حمائت صرف برائے نام ایک ملمع سازی کے طور پر ہو۔ تاکہ عوام اہل اسلام کو کسی طرح تو گرویدہ کریں۔ انجمن حمائت اسلام ہم کو بتلائے کہ اوس نے کیا کیا اسقدر روپیہ جو مسلمانوں کا انجمن نے لیکر خرچ کیا اوس سے بجز اسکے کہ سکول اور کالج بنایا اور دین کی خدمت کے واسطے کیا کیا؟ کیا ناتمام تعلیم اسلام پر اوسے ناز اور بھروسہ ہے ہم مفصل آرٹیکلوں میں انجمن کے کام کھول کر پبلک کے سامنے رکھدیتے۔ فی الحال ہم کو کسی اور مطلب پر بحث کرنا ہے۔ دینی مریض کا نبض شناس طبیب حاذق اسوقت اگر کوئی ہے تو وہ وہی مسیحا نفس امام ہے جو عالم ملکوت میں مسیح [illegible] اسباب من میرزا غلام احمد

جاتا ہے انجمن کو خیال تھا کہ یہہ میموریل کچھہ اثر پیدا کرے گا۔ مگر واقعات بتلا رہے تھے کہ گورنمنٹ سے ایسے معاملات میں امداد چاہنا گورنمنٹ ہی کی قدر نکرنا ہے۔ اور یہہ ایک وفادار اور عقیدت کیش انسان کا خاصہ نہیں ہوتا۔ انجمن نے اس کارروائی سے یہی نہیں کہ اپنے آپ کو بدنام کر لیا ساتہہ ہی گورنمنٹ پر نکتہ چینی کا موقع جہلا کو دیا ہے۔ کیونکہ جاہل مطلق جب یہہ جواب گورنمنٹ کا دیں گے کہ گورنمنٹ اس لحاظ سے کہ قانون سڈیشن اس تحریر کے بعد پاس ہوا ہے کچھہ مداخلت نہیں کر سکتی تو اونکو نہ رنج ہوگا جو بالکل فضول ہے۔ اور اگر اس قسم کا رنج کسی ذی ہوش کو ہو تو اوسے چاہیئے کہ وہ گورنمنٹ پر نہیں بلکہ انجمن حمایت اسلام کی نادانی پر کرے جو اپنے بادشاہ کی مزاج شناس نہیں۔ اور موقع اور محل پر کوئی کام نہیں کر سکتی کیونکہ گورنمنٹ نے جو جواب دیا ہے وہ بہت معقول اور مناسب ہے اور اسکے سوا گورنمنٹ کیا کر سکتی ہے۔ اوسکے نزدیک ہندو مسلمان۔ عیسائی یہہ سب مذاہب کے لوگ یکسان ہیں۔

انجمن حمایت اسلام اب بتلائے کہ وہ اس نقصان کی تلافی کیونکر کرے گی جو اس عرضداشت کے بہیجنے سے اسلام اور اہل اسلام کو پہونچا ہے۔ اب انجمن حمایت اسلام نہ تو مولف امہات پر کوئی استغاثہ کر سکتی ہے کیونکہ وہ سنے اوس پر استغاثہ کرکے اوسکو سزا دلانی نہیں چاہی اور نہ جواب ہی دے سکتی ہے کیونکہ جواب دینے سے باوجود اس کے کہ مسلمانوں کو خوش کرنے کیلئے برائے نام یہ وعدہ دے رکہا ہے کہ مقدس مذہب اسلام کے معترضین کو جواب دینا پہلا کام ہے اوس نے یہ صاف طور پر اقرار کر لیا ہے کہ وہ آئندہ کے لئے جواب دینا پسند نہیں کرتی اور نہ اوس کے خیال اور فکر میں مہذب اور معقول جواب ہو سکتا ہے۔ انجمن حمایت اسلام کو دونوں حق حاصل تہے مگر خدا کی قدرت وہ اپنی نادانی سے دونوں کہو بیٹھی۔ اب مسلمانوں کو جو صدمہ اسکی اس حرکت سے پہونچا کیا اوسے حمایت اسلام ... اسلام۔ حمایت اسلام لاہور نے اہل

اسلام کو اس سے زیادہ رنج دیا ہے جو امہات کے مولف نے گالیاں نکال کر دیا تہا۔ اونبرلیڈر اور پیسہ اخبار کے ایڈیٹر صاحب بہی ذرا غور کریں اور انجمن حمایت اسلام کے ساتہہ شامل ہوکر ماتم کریں جسکی تائید ہیں وہ ایک مامور من اللہ پر نہایت بے باکی اور شوخی سے منہ آئے تھے۔ وہ اب دیکہیں کہ اونکی پولیٹیکل معاملات کی واقفیت کہاں گئی؟ اونکے بارہ سالہ اور چہار سالہ تجربہ کدہر گئے؟ وہ جو ڈینگیں مارتے اور دونکی لیتے تھے اب کہاں ہیں؟ ذرا کچھہ تو بتلائیں۔ ہمکو افسوس اور سخت افسوس ہے کہ مسلمانوں کی حالت یہانتک گر گئی ہے کہ وہ ایک ناصح مشفق کی دلسوز باتیں سننے کی بہی طاقت نہیں رکھتے اب تو اونکو تجربہ نے بتلا دیا کہ پولیٹیکل معاملات میں کس کی رائے صائب اور درست ہے۔ انجمن حمایت اسلام ہو یا کوئی اور وہ خوب کہیں کہ اونکی سعی کبہی بہی مشکور اور اونکی تدابیر کبہی بہی کارگر نہیں ہوسکتیں جب تک اسلام اور دین قویم کی حمایت کے لئے اون تدابیر پر وہ کاربند نہونگے جو حفاظت و حمایت دین کے لئے آنے والے مامور نے بتلائی ہوں بہرحال انجمن کی اس چال نے مسلمانوں کو بہت کچھہ نقصان پہونچایا ہے۔ لیکن اس سے کہیں زیادہ رنج اور نقصان اون کو پہونچ گیا ہوتا اگر ایک مرد صادق کی تحریر ساتہہ نہوتی اس میں کچھہ شک نہیں کہ انجمن حمایت اسلام کی طرف سے اب کلی مایوسی ہو چکی ہے اور شدید ترین صدمہ اور رنج کا انجمن کوئی مداوا نہیں کر سکتی جو بقول ممبران انجمن کتاب امہات سے مسلمانوں کو پہونچا۔ لیکن ہم اہل اسلام کو آگاہ کرنا چاہتے ہیں کہ وہ مایوس نہوں اونکے درمان کی تدبیر اور کامل تدبیر اور خطا نکرنے والی الہی تدبیر موجود ہے اور جو انشاء اللہ بہت ہی مفید ہوگی۔ غمخوار ملت و ہمدرد قوم جسکی زندگی اسی کام کے لئے وقف ہے اس رنج سے بے خبر نہیں وہ جیسا کہ اوس کے میموریل سے معلوم ہو چکا ہے اسبات پر آمادہ ہے کہ کسر صلیب کے لئے ایک دندان شکن

جواب اس بیباک مصنف کی تحریروں کا دے جس سے اسلام کا جلال ظاہر ہو اور حق کی ہیبت کی دہاک بیٹہہ جائے۔ مگر اے اہل اسلام انجمن حمایت اسلام کے ممبرو یاد رکہو اور خوب یاد رکہو کہ یہہ ذلت یہہ اہانت اوس اہانت کا ثمرہ ہے جو تم اوس مقدس بزرگ کی کرنا چاہتے تھے اب تمہارے پولیٹیشن کہاں ہیں تمہارے مدیر اور ایڈیٹر کدہر ہیں جو کہتے تہے کہ ایک گمنام شخص ہے قوم اوسکو پیشوا نہیں مانتی؟ قوم نہ مانے مگر تم بیدار ہوجاؤ اور نفس سے پیار نکرو وہ وقت آتا ہے کہ قوم کیا اسے غیر قومیں جانیں گی اور خدا اوسکو انتر و ڈیوس کریگا اسلام کا بول اگر بالا ہوگا اوسی شخص کے ذریعہ ہوگا جسے خدا نے کہا کہ بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد اور کہا انی مھین من اراد اھانتک کا نشان اس سے پہلے سرکش اور بدخواہونکی تذلیل سے تم نہ دیکھہ چکے تہے جو خود دیکہنا چاہا اور خاص اپنی ہی ذات پر آزمانا چاہا! بہرحال اب وقت گذر گیا اور انجمن حمایت اسلام اپنی شتاب کاری پر بیٹہی آنسو بہایا کرے موقع ہاتہہ سے نکل گیا۔

خدا کی شان دیکہو! یہہ بہی ایک حیرت انگیز اور زبردست خدائی نشان ہے کہ جس سلسلہ اور طریق پر یہہ لوگ خدا کے مرد پر استہزا کرتے تہے اوسی معاملہ میں خدا نے اونکو ذلیل کیا اور نہ صرف یہی بلکہ اونکے اوس دعوے کو بہی غلط ثابت کر دکہایا جو وہ کرتے تھے یعنے حمایت اسلام اب حمایت اسلام کو کوئی موقع حاصل ہی نہیں کہ وہ امہات سے پہونچے ہوئے صدمہ کی تلافی کرے بجز اسکے جو ہم ابہی ذکر کر چکے۔

انجمن حمایت اسلام جواب کتاب کا نہیں لکھہ سکتی کیونکہ وہ جواب دینا چاہتی نہ تہی۔ استغاثہ نہیں کر سکتی کیونکہ اوسکا مقصود نہ تہا۔ اون کو خیال تہا کہ گورنمنٹ اشاعت روک دیگی وہ ہوا نہیں کیونکہ قانون اجازت نہ دیتا تہا۔ اور اگر گورنمنٹ روک بہی دیتی تو مفید یہی نہ تہا کیونکہ اشاعت کی جو غرض تہی وہ پوری ہو چکی۔ پس اسقدر وقت

اٹھانے کے بعد اب بھی اگر انجمن یا اوسکے رفیق پیسہ وغیرہ نہ سمجھے تو سخت افسوس رہیگا و بیگا۔

اب انجمن اگر اپنی سرخروئی چاہتی ہے تو اوس کے لئے بجز اسکے اور کوئی چارہ نہیں رہا کہ وہ سیدنا مرزا صاحب کی تدبیر پر اب بھی کاربند ہو۔ اور اونکے ساتھ ہوئے اور جس وقت فریاد درد جو سیدنا مرزا صاحب کی طرف سے ایک اتمام حجت اور ابلاغ ہے شایع ہو تو سب سے پہلے ساتھ دینے والی انجمن حمائت اسلام ہو جاوے تو وہ رنج اور ذلت دور ہو سکتی ہے جو اب اس شتاب کاری سے اوسکو پہونچی ہے۔ ہم ابھی نہیں بتلا سکتے کہ فریاد درد میں کیا ہوگا کیونکہ عنقریب وہ انگریزی اور اردو میں ایک کثیر التعداد شایع ہوئی ہاں اتنا کہدیتے ہیں کہ اگر قوم نے اوس پر کان نہ دہرا اور روگردانی کی تو وہ وقت دور نہیں کہ خدا تعالیٰ سے مجادل ٹھہرے کیونکہ سیدنا مرزا صاحب کی فریاد اکارت نہیں جانے کی۔ خصوصاً ایسی حالت میں کہ وہ سید الاصفیا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت اور حرمت کو ظاہر کرنے کے لئے کی جاوے۔

ہم مسلمانوں کو بشارت دینا چاہتے ہیں کہ امہات المومنین سے جو صدمہ اونکو پہونچا ہے وہ بہت جلد مبدل بہ مسرت ہو جاویگا کیونکہ امام الوقت نے اوسکا جواب لکھنے کا عزم بالجزم کرلیا ہے اور نہ صرف اوسکا جواب بلکہ آجتک جسقدر اعتراضات اسلام پر نصاریٰ نے کئے ہیں اون سب کا استیصال کیا جاویگا انشاءاللہ بحولہ۔

آخر میں ہم انجمن حمایت اسلام پیسہ اخبار اور پنجاب اوبزرور کو مخاطب کرکے پھر کہنا چاہتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کے مامور کی باتوں پر

استہزا کرکے تو آپ لوگوں نے
نتیجہ دیکھ لیا۔ اب آؤ۔
امر حق سے منہ نہ موڑو۔
اسلام کی خدمت کرنا
[illegible]
تو اس سے
نتیجہ دیکھ لو۔

ایک آسمانی نشان

اور گورنمنٹ کا شکریہ

اور قوم سے مختصر خطاب

{ بنگر اے قوم نشانہائے خداوند کبیر
چشم بکشاء کہ بر چشم نشانے ست کبیر }

ابھی پچھلے کالموں میں ہمارے ناظرین پڑھ چکے ہیں کہ انجمن حمائت اسلام کے میموریل دربارہ امہات کا جواب گورنمنٹ پنجاب نے نہائت مناسب طور پر دیا ہے کہ قانون سڈیشن سے پہلے کی تحریر ہے اس لئے گورنمنٹ اوس پر توجہ نہیں کرسکتی۔ اور یہہ بھی ہمارے ناظرین کو معلوم ہو چکا ہے کہ اس میموریل کی اصلاح کی غرض سے بظاہر مخالف ہمارے سید و مقتدا جناب امام الزمان سلمہ الرحمان نے بھی ایک میموریل ارسال فرمایا تھا جسکی رسید گورنمنٹ کے حضور سے آگئی ہے ہم گورنمنٹ پنجاب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اوسنے حضرت اقدس کے میموریل پر پوری توجہ فرمائی۔ اور تمام مسلمانوں کو ایک فائدہ عظیم پہونچایا۔ گورنمنٹ اگر انجمن کے میموریل کے موافق کتاب کی اشاعت بند کردی تو اس سے اسلام پر سخت اعتراض آنیکو تھا جسکا ذکر حضرت اقدس نے اپنے میموریل میں بوضاحت کیا ہے اب اس فیصلہ سے مسلمانوں کو ہر طرح سے اس کتاب کے معقول - موزون اور مہذب جواب دینے کی گنجائش حاصل ہے - اس بے لاگ اور عادل گورنمنٹ کا شکریہ پھر کل ہر مسلمان پر لازم تھو۔ اگر کوئی شخص اس جواب پر جو انجمن کو ملا ہے [illegible] تو یہہ اوسکی غلطی اور حماقت ہے کیونکہ اگر کچھ اپنی نادانی سے ماں سے آگ [illegible] [illegible]

تو ماں ہرگز ہرگز کی درخواست کرے یا چھری مانگے نہ دیگی پس انجمن حمائت اسلام نے یا اوسکے دوسرے رفقا نے اپنی نادانی سے ایسا ہی کیا تھا مگر مہربان ماں سے بھی بڑھکر عزیز گورنمنٹ نے مسلمانونکو بدلہ میں ایسی بیش قیمت اور واجب القدر چیز دی جسکا شکریہ آسان کام نہیں اس لئے ہم نہائت مسرت سے بھرے دل کے ساتھ پھر ایک بار شکریہ ادا کرتے ہیں - اور اپنی قوم کو مخاطب کرکے صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ یہہ ایک خدا تعالےٰ کا نشان ہے جو امام الوقت کے ہاتھ پر ظاہر ہوا ہے پس یہہ وقت ہے کہ سجدات شکر بجالاؤ۔ اور تکذیب اور استہزا سے باز آؤ۔

کیا پولیس تھانہ کیا پولیس گارد توجہ نکریں گی؟

{ ہم نے مانا کہ تغافل نہ کروگے لیکن
خاک ہو جائیں گے ہم تمکو خبر ہوتے تک }

ہم کو چنداں ضرورت نہ تھی کہ ایسے معاملات پر قلم اٹھائیں جو کسی شخص واحد کی ذات سے متعلق ہوں لیکن یہہ امر ہمارے فرض منصبی سے بعید اور دور ہے کہ ہم اون واقعات اور معاملات سے چشم پوشی کریں جو بظاہر کسی خاص شخص کی ذات سے وابستہ سمجھے جاتے ہوں لیکن حقیقت میں اونکا تعلق پبلک سے ہو۔ ایسے شخص کے حالات و مقالات کبھی بھی چشم پوشی کے قابل نہیں ہوتے جسکا تعلق عام لوگوں سے ہو۔ اور جسکا اثر اونکے جان و مال اور عزت پر پڑتا ہو۔ پس ہم ایک ادنےٰ کنسٹبل سے لیکر ڈپٹی اور امپیریل تک کے اس چال چلن کی خبر نکالی اور [illegible] کو مدنظر رکھکر کوئی مفہوم کر سکتے ہیں جنکا تعلق پبلک سے ہے نہ ہم کو ایسی رائے زنی سے قانون باز رکھ سکتا ہے اور نہ

اخلاق مانع ہوتا ہے لہذا ہم جو کچھ لکھیں گے۔ وہ نیک نیتی اور خیر خواہی کی بنا پر لکھیں گے۔ اور اس بات کی ہم کو پرواہ نہوگی کہ نہ یا وہ تحصیلدار انچارج یا تھانہ دار ہے یا کیا ہے اور کیا ہے۔

یہہ امر غالبًا پولیس ڈیپارٹمنٹ کی اور خصوصًا ضلع گورداسپور کے سررشتہ پولیس کے ذمہ دار آفیسر ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کی نظر سے پوشیدہ نہیں ہے کہ قادیان ضلع گورداسپور میں جو ایک معمولی قصبہ ہے آجکل حاکم علی نام ایک کنسٹیبل متعین ہے۔ ہم کو اس شخص کی کوئی ضرورت معلوم نہیں ہوتی کہ آیا خاص ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ ضلع نے اوسے متعین کیا ہے یا پولیس سٹیشن بٹالہ کے مہتمم نے۔ مگر اوس نے عام طور پر یہہ مشہور کر رکھا ہے کہ میں صرف جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس اعظم قادیان اور اوسکی جماعت کے حالات خفیہ طور پر لینے کے لئے مقرر ہوں۔ ہم اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر کہہ سکتے ہیں کہ گورنمنٹ کا راز دار یعنے خفیہ پولیس کا کوئی ممبر اپنے آپ کو ظاہر نہیں کر سکتا اگر ایسا کرے تو لاریب وہ گورنمنٹ کے ایک عظیم الشان پولیٹیکل راز کو ظاہر کر کے تہ و بالا کرنے کی کوشش کرتا ہے اور وہ قومی نمک حرام اور ملکی غدار ہے اور اوسے ایک بڑی بھاری ذمہ واری کے لئے کھڑا ہونا پڑتا ہے۔ پس اس شخص کا اپنے تئیں ایسا مشہور کرنا اگر در حقیقت وہ گورنمنٹ کی طرف سے ایک فرمان پذیر اور عقیدت کیش خاندان کے بے ضرر ممبر اور دنیا میں امن اور سلامتی پہیلانے والے انسان کے حالات کی نگہداشت کے لئے مقرر ہے بہت ہی خطرناک ہے اور وہ ایک زبردست جرم کا مرتکب ہے۔ مگر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اوسکے ایسے اظہار سے بجز اسکے اور کوئی غرض مقصود نہیں معلوم دیتی کہ وہ چاہتا ہے کہ نابجا اور ناجائز طور پر اپنا رعب ڈال کر اپنا پیٹ پالے۔ گوہر کہ احساب پاک است از محاسبہ چہ باک۔ جناب مرزا غلام احمد صاحب ایدہ اللہ اوس مسلم وفادار خاندان کے چشم و چراغ ہیں جو ایک پر آشوب وقت میں گورنمنٹ برطانیہ کی ہواخواہی اور جان نثاری میں عملی طور پر ثابت قدم نکلا ہے۔ ہم کو اس موقع پر اس امر کی صراحت کی ضرورت نہیں معلوم دیتی کہ کیونکہ اس مرد خدا نے گورنمنٹ انگلشیہ کی اوس سچی وفاداری کا جو اوس کے رگ و ریشہ میں شیر مادر کے ساتھہ ساتھہ سرائیت کر گئی ہے ثبوت دیا ہے اور کسقدر متعدد کتب و رسالجات میں اس امر کا اعلان کیا ہے اور مسلمانوں کے بعض خام خیالوں کا قلع قمع کیا ہے۔ اور نہ ہم اس قدر گنجائش دیکھتے ہیں کہ اون پاک اصولوں اور مقدس تعلیموں کا ذکر کریں جو یہہ سلامتی کا شہزادہ اپنے ساتھہ تعلق رکہنے والوں کو دیتا ہے۔ اور کیونکر اوسنے اس امر کو مقدم کر رکہا ہے کہ اوسکے ساتھہ تعلق رکہنے والا جب تک امن اور سلامتی کی راہیں اختیار نکریگا اور ہر ایک قسم کی ضرر رسانی اور شرارت اور فتنہ و فساد سے پرہیز نکریگا اوس کے ساتھہ رہ ہی نہیں سکتا چنانچہ ابہی اواخر مئی ۱۸۹۸ء میں جو اشتہار اپنی جماعت کے لئے نکالا ہے اس امر پر شاہد ہے اور ہم نے بہی اوسے کسی دوسرے مقام پر درج کیا ہے اور نہ یہہ امر یہاں بیان کرنے کی ضرورت ہے کہ اوسکے ہاتہہ پر ہاتہہ رکہنے والے لوگ کوئی اوباش - دنی الطبع اور مشتبہ چال چلن کے نہیں بلکہ خدا کے فضل سے گورنمنٹ عالیہ کے معتمد علیہ - تاجر - تعلیم یافتہ - اور ہر پیشہ اور فن کے ممتاز آدمی ہیں - پس اوسکی نسبت یا اوسکی جماعت کی نسبت ایسے خیالات ظاہر کرنا تو خام خیالی اور دنائیت طبع ہے اور خود گورنمنٹ سے یہہ امر پوشیدہ نہیں ہے ہم خوب جانتے ہیں کہ ہماری محسن گورنمنٹ کو اس برگزیدہ جماعت اور اوس کے مقدس امام کی نسبت کیا خیال ہے۔

یہہ امر تو بطور ایک جملہ معترضہ کے آگیا اب ہم پہر اصل مطلب کی طرف رجوع کر کے کہتے ہیں کہ یہی حاکم علی کنسٹیبل جسکی ایک ادنیٰ سی کارگزاری کو با وجود یکہ اوسمیں بہی اوس نے کوئی اعلیٰ درجہ کا کام نہیں کیا - بلکہ جب بدمعاشوں سے مقابلہ ہوا تو منہ تاکتا رہ گیا۔ لیکن پہر بہی ہم نے اوسکی دوڑ دہوپ کو ضائع نہیں کیا اور اوسکی مشکوری بذریعہ اخبار ظاہر کی؎ - جیسا اوپر ظاہر کیا گیا ہے اپنے تئیں خفیہ پولیس کا ممبر ظاہر کر کے ایک ناجائز دباؤ ڈالنے کی کوشش کرتا ہے - اور اگر اسکی ان حرکات کو ذرا زیادہ وسیع کر دیا جاوے تو تخویف مجرمانہ کی حد تک اوسکا پہونچ جانا مشکل نہیں ہے -

ہم کو اس امر کا بہی خیال نہ ہوتا کہ وہ اپنے آپ کو گورنمنٹ کا راز دار کہہ کر اس راز کو (اگر کوئی ہو) ظاہر کرنے کا ارتکاب کرتا ہے مگر ان سب پر طرّہ تو یہہ ہے کہ اوس نے جہوٹی رپورٹوں کے ارسال کرنے میں مشق کرنی چاہی ہے - اور چونکہ وہ مرزا نظام الدین جو مرزا سلطان احمد نمبردار قادیان کا کارندہ ہے کے ہاں کہانا وغیرہ کہاتا اور اور روزمرہ کی ضروریات کا فائدہ اٹھاتا ہے اس لئے وہ زیادہ تر اونکے اثر اور تربیت کے اندر کام کرتا ہے۔

اور وہ وقت دور نہیں کہ ہم کو اون خوفناک سازشوں کے اسرار کھولنے پڑیں جو قادیان کے کسی دیوان خانہ میں ہوتی ہیں اوس وقت پولیس اور گورنمنٹ کو معلوم ہو گا کہ کیسے خوفناک انسان امن عامہ میں خلل اندازی کرنے والے موجود ہیں -

اس لئے جو کچھ ادہر سے اشارہ ہوتا ہے یہہ کٹ پتلی کی طرح اونکے ہاتہہ پر ناچتا ہے - ہم حیران تہے کہ بدمعاشوں کی کثرت اور آئے دن قادیان میں نقب زنی کی وارداتیں کیوں ہوتی ہیں - بظاہر دکہایا جاتا تہا کہ پولیس نہائت توجہ اور محنت سے کام کرتی ہے اور اسی وجہ سے ہم کو کسی گذشتہ اشو میں لکہنا پڑا - مگر اب ہم اون تمام اسرار اور رازہائے نہانی کو کہولکر گورنمنٹ اور پبلک کی توجہ کے لئے روز روشن میں رکہدیں گے جو ان وارداتوں کی تہ میں کام کرتے ہیں - اور اسی لئے ہم اپنی اوس ڈائری کو جسکے بہیجنے کا ہم وعدہ کر چکے ہیں چند روز اور کے لئے ملتوی کرتے ہیں - اس مختصر

؎ دو تین روز سے برائے نام چہوڑ دیا ہے

مضمون میں ہم ان تمام امور پر بحث نہیں کر سکتے جو اس کنسٹیبل سے متعلق ہیں اسوقت ہم کو صرف ایک تازہ ترین واقعہ پر بحث کرنی ہے جو ۱۰ر جون ۹۸ء کو پیش آیا۔ قبل ازیں ہم اس تقریر پر بحث اس میں صفائی بیان اور تفہیم مطلب کے لئے یہہ بیان کر دینا ضروری ہے کہ چونکہ جناب مرزا غلام احمد صاحب ایک خدا پرست اور دنیا اور دنیا کے منصوبوں سے بالکل الگ رہ کر زندگی بسر کرنے والے انسان ہیں اس لئے مرزا صاحب کے بعض شرکا مثل مرزا نظام الدین وغیرہ نے کچھہ تو اس خیال سے کہ مرزا صاحب دنیوی جائیدادوں وغیرہ پر زیادہ زور نہیں دیتے اور عدالتوں میں جانا بہت ہی برا سمجھتے رہے ہیں اور کچھہ اس خیال سے کہ جناب مرزا صاحب اپنے بیٹے مرزا سلطان احمد سے دینی معاملات کی بنا پر محض **ابتغاء مرضات اللہ** کسقدر ناراض ہیں اور ادہر سلطان احمد کے تعلقات کچھہ رشتہ داری کی بنا پر اور کچھہ قرابت سابقہ کے لحاظ سے اور کچھہ اس بنا پر کہ نمبر داری کا کام نظام الدین کرتا ہے بہت کچھہ تعلق مرزا نظام الدین وغیرہ سے ہے اس لئے انہوں نے مل ملا کر مرزا صاحب کے اکثر مکانات وغیرہ جو قابل تقسیم ہیں پر اپنا ناجائز قبضہ و دخل کر رکھا ہے جنکی اصلیت کہلنے کے دن آگئے ہیں اور آئے دن یہہ لوگ کسی نہ کسی بنا پر جناب مرزا صاحب کی مخالفت اپنا شیوہ اور فرض منصبی سمجھتے ہیں۔ دراصل یہہ ۱۰ر جون کا واقعہ بہی اسی ضمن میں داخل ہے۔ جناب مرزا صاحب کی ایک زمین اونکے ہی قبضہ میں اونکے ہی مکان کے متصل پڑی ہے جس پر جناب مرزا صاحب کے مہمان خانہ کا پاخانہ اور درخت بہی ہے اوس پر آپنے ایک مرید مخلص کو اپنی رہائش کے لئے مکان بنا لینے کی اجازت دی۔ یہاں تک کہ دیواریں قریبًا پانچ چہہ فیٹ تک تعمیر ہوگئیں اور کسی نے مزاحمت نہ کی۔ مگر ۱۰ر جون کو یکایک جب کہ چند آدمی ہماری جماعت کے وہاں کہڑے تہے اور دیوار تعمیر ہو رہی تہی - مرزا نظام الدین مع مرزا امام الدین مع چند چوہڑوں جنکے ہاتہہ میں ڈانگیں پکڑی ہوئی تہیں شور مچاتے اور فحش بولتے آموجود ہوئے۔ اور مزدوروں کو پکڑ کر اتار دیا۔ ہم بہی اوس موقع پر موجود تہے حاکم علی کنسٹیبل بہی لاٹہی لئے اونکے ساتہہ تہا اور اس ساری کارروائی سے معلوم ہوتا تہا کہ یہہ ساری کارروائی ایک سازش اور منصوبہ بازی کے طور پر ہوئی ہے۔

اب بجائے اسکے کہ وہ اس فریق کو روکتا جو ڈنڈے اور ڈانگیں لیکر آئے تہے خود اونکے ساتہہ ہو کر بدزبانی کرنے لگا اور گالیاں نکالتا رہا۔ اور ناجائز دباؤ ڈالنے لگا۔ جو آدمی اس موقع پر موجود تہے وہ اپنی عزت بچا کر چلے گئے کیونکہ جناب مرزا صاحب نے حکمدیا تہا کہ کچھہ ضرورت نہیں فساد نہونے پاوے۔ دیوار بند کر دو۔ بذریعہ عدالت چارہ جوئی کرلیجاوے۔ اور ان چوہڑوں میں سے بعض مسلّم بدمعاش اور سزا یافتہ بہی تہے ان لوگوں کا انکے ساتہہ آنا کسی گہرے تعلق کو ظاہر کرتا ہے جو ہم کو دوسرے وقت کہولنا پڑیگا۔

چنانچہ سب لوگ چلے گئے۔ اور وہ اس ارادہ وہاں تہے ہی نہیں۔ اس سفید جہوٹ بولنے والے کنسٹیبل نے نہ اپنے فرض منصبی کا لحاظ کیا اور نہ خدا کے خوف کو دلمیں جگہ دی سرتاسر جہوٹی رپورٹ کر دی کہ یہاں بلوہ ہو جانے والا ہے اور مرزا امام الدین اور نظام الدین اکیلے ہیں اور چناں اور چنیں ہے۔ اور ادہر جناب مرزا صاحب اور مولانا مولوی نورالدین صاحب وغیرہ ہم معززا ور مقتدا بزرگوں کو متہم کیا کہ یہہ بلوہ کرنا چاہتے تہے۔

کسقدر تعجب اور افسوس کی بات ہے کہ بالکل غلط بات حکام تک پہنچانے کی کوشش کی ہے اسکی وجہ بجز اسکے اور کچھہ نہیں کہ چونکہ مرزا صاحب کی طرف سے اوسے کبہی ایک سوکہا ٹکڑا بہی نہیں ملتا اور نہ وہ فضول اور اسراف کے طور پر ایسے لوگوں کو منہ لگانا چاہتے ہیں اور ادہر نظام الدین کے ہاں سے وہ کہانا کہاتا اور بستر اور چارپائی تک لیتا بلکہ اکثر وہیں رہتا ہے اس لئے ناجائز طور پر اپنے منصبی فرائض سے بڑہ کر وہ ایک معززا ور مقتدا جماعت پر ناجائز حملے کرنے کو طیار ہو جاتا ہے۔ ایسی جہوٹی رپورٹوں سے ممکن ہے کہ ہم کو سخت صدمہ پہونچے اسی لئے ہم سردست پولیس اتہارٹیز کو توجہ دلانا چاہتے ہیں کہ وہ اس کے متعلق پوری توجہ کریں۔ اور ہم واقعات صحیحہ کی بنا پر اون سارے معاملہ کو روز روشن میں لانے والے ہیں جو پس پردہ ہو رہے ہیں۔ یہہ لوگ امن عامہ کے محافظ ہیں یا خود مخل ہونے والے ۱۰ر جون وہ بحثیت فریق موجود تہا نہ بحثیت نگران۔ ہم کو اندیشہ ہے کہ اگر اس معاملہ نے طول پکڑا تو حاکم علی کو بجائے خود ایک سخت جوابدہی کے لئے کہڑا ہونا پڑیگا۔ اس لئے ہم ڈپٹی انسپکٹر بٹالہ کو عمومًا اور ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس گورداسپور کو خصوصًا توجہ دلاتے ہیں کہ وہ جس قدر جلد ممکن ہو اس معاملہ پر توجہ فرما دیں۔ ورنہ یہہ شخص بہت خطرناک ثابت ہونے والا ہے۔

ڈپٹی انسپکٹر بٹالہ خصوصیت سے یاد رکہیں کہ اسکے چال چلن اور عام معاملات کی جوابدہی خود اونکو کرنی پڑے گی۔ اور ہم اس امر سے بری الذمہ ہیں کیونکہ ہم نے اون کو قبل از وقت بذریعہ افیشل چٹہی کے اس انتظام پر توجہ دلانے کی کوشش کی ہے۔ اگر اونہوں نے توجہ نکی تو ہم اوسی خط کو مع مناسب ریمارکس کے شایع کر دینگے۔

اعتذار

کاتب کی دقت کیوجہ سے اخبار بدیر اور کم حجم پر شایع ہوتا ہے۔ آئندہ اس کمی کو انشاء اللہ پورا کیا جاوے گا ناظرین معاف فرماویں۔

(ایڈیٹر)

ضرورت

ہمکو ایک لائق کاتب کی ضرورت ہے۔ تنخواہ عہ سے صعہ تک علی قدر لیاقت دیجاویگی۔ درخواست کے ساتہہ نمونہ آنا چاہیئے۔

(ایڈیٹر الحکم قادیان)

رسید زر

خاکسار ایڈیٹر الحکم نہایت شکرگذاری کے ساتھ اون معاونین کے زرچندہ کی رسید دیتا ہے جنہوں نے چندہ سالانہ اخبار الحکم بھیجکر کارخانہ کی اعانت فرمائی اور امید کرتا ہے کہ دوسرے احباب بھی اس قومی اور دینی کام میں دست ہمت بڑھا کر اوسے مشکوری کا موقع دیں گے۔

جناب منشی محمد علیشاہ صاحب مدرس غوطہ سلے
جناب مولوی محمد رضوی صاحب وکیل حیدرآباد دکن سلے
معرفت شیخ نبی بخش صاحب کمپازیٹر شملہ [illegible]
معرفت جناب مولوی عبدالکریم صاحب ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب [illegible] للعہ
جناب بابو محمد اسحاق صاحب سابق اورسیر ممباسہ سے
جناب بابو رحمت علی صاحب ہاسپٹل اسٹنٹ ممباسہ معرفت
معرفت بابو محمد افضل صاحب للعہ
جناب بابو محمد افضل صاحب کلرک ممباسہ للعہ
جناب حکیم شیخ نور محمد صاحب ہمدم صحت لاہور سے
جناب چودہری محمد خان صاحب نزار جستروال سے
جناب شیخ عطا محمد صاحب چنیوٹ سے
جناب شیخ مولا بخش صاحب ڈنگہ سے
جناب زین الدین صاحب خلف ابراہیم صاحب بمبئی سلے
جناب مستری احمدالدین صاحب بھیرہ معرفت حکیم فضل الدین صاحب بھیرہ سے
جناب سید عبدالہادی صاحب اورسیر سرون ضلع شملہ سے
جناب مخدوم محمد اعظم خان صاحب کوٹ احمد خان سے
جناب منشی الہ دتا صاحب سیالکوٹ سے
جناب منشی غلام قمر صاحب سیالکوٹ سے
جناب منشی گلاب خان اورسیر راولپنڈی سے
جناب منشی نواب الدین صاحب مدرس دینانگر سے
جناب میاں احمدالدین صاحب چھاپہ گر ملتان سے
جناب مولوی عزیز بخش صاحب بی اے ڈیرہ غازیخان سے
جناب بابو محمد اسماعیل صاحب نقشہ نویس کالکا سے
جناب ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب اسٹنٹ سرجن پٹیالہ سے
جناب مرزا نیاز بیگ صاحب کلانور عہ
جناب حکیم محمد حسین صاحب لاہور بھاٹی دروازہ عہ

میاں محمد بخش صاحب چھاپہ گر ملتان سے
جناب شیخ غلام نبی صاحب تاجر کتب راولپنڈی سے
جناب ڈاکٹر بوڑے خان صاحب اسسٹنٹ سرجن قصور سلے
جناب منشی عبدالعزیز صاحب کلرک دہلی معرفت جناب مرزا خدا بخش صاحب سے
جناب منشی جلال الدین صاحب پنشنر بلانی سے
جناب مولوی حکیم نور محمد صاحب موکل معرفت جناب مولوی عبدالکریم صاحب سے
جناب منشی روشن الدین صاحب سٹیشن ماسٹر [illegible] معرفت جناب مولوی عبدالکریم صاحب عہ
جناب محمد اسماعیل صاحب ہیڈ ڈرافٹسمین دہلی سے
جناب محبوب عالم صاحب ہاسپٹل اسٹنٹ لاہور عہ
جناب سید ناصر شاہ صاحب دیبی روڈ کشمیر سے
جناب میاں محمد جان صاحب تاجر وزیرآباد سے
جناب سردار سندر سنگھ صاحب دہرم کوٹ بگہ معرفت شیخ عبدالرحیم صاحب نومسلم سے
میاں مہر دین و کرم دین لالہ موسی سے
بابو غلام محمد صاحب گلگت
شیخ نیاز احمد صاحب وزیرآباد سے
جناب شیخ محمد حسین صاحب ٹھیکہ دار نہر خانواہ سے
جناب بابو شاہ دین صاحب سٹیشن ماسٹر معرفت حضرت اقدس سلمہ ربہ سے
جناب پیر فیسر صاحب بٹالہ سلے
جناب منشی گلاب الدین صاحب مدرس رہتاس ۸ر
جناب شیخ نظام الدین حکیم امرتسر عہ
جناب ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب سے
جناب بابو غلام محمد صاحب پولیٹیکل گلگت معرفت جناب حکیم فضل الدین صاحب بھیروی سے
جناب بابو حمید علی صاحب سے
جناب میاں غلام محمد صاحب ضلعدار سے
معرفت بابو محمد افضل صاحب ازافریقہ للعہ

میزان کل [illegible]

جناب مفتی محمد صادق صاحب لاہور سے
معرفت مفتی صاحب [illegible]

مال

اسکے علاوہ رپورٹ جلسہ سالانہ بابت ۱۸۹۷ء کے لئے معرفت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب

مندرجہ ذیل رقوم وصول ہو چکی ہیں۔
جناب چودہری رستم علی خان صاحب کورٹ انسپکٹر [illegible]
جناب پیر قمرالدین صاحب افسر مال کوہاٹ عہ
جناب منشی نواب خان صاحب تحصیلدار جہلم [illegible]

مرسلہ

سوالات جواب طلب

مندرجہ ذیل سوالات ہمارے پاس بغرض جواب پہونچے ہیں اشاعتاً انکے شایع ہیں انکا جواب مرقوم ہوگا۔ (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) مسیح علیہ السلام کے آسمان پر جانیکی قرآن شریف سے یہہ آیت دلیل ہے بل رفعہ اللہ الیہ - انی متوفیک ورافعک الی وما قتلوہ وما صلبوہ کا ضمیر مسیح علیہ السلام کیطرف راجع ہے تو ضمیر بل رفعہ اللہ کے بھی مسیح کیطرف راجع ہو اس سے انتشار ضمائر وارجاع ضمیر قبل الذکر لازم آتا ہے اور یہہ ناجائز ہے تمام کتب عربیہ اس پر متفق ہیں۔

(۲) انی متوفیک متوفی میں معنے حال اور استقبال کا ہے نہ ماضی کا اور استقبال میں آپکی وفات کے ہم بھی قائل ہیں۔ اور فلما توفیتنی میں قیامت کا ذکر ہے اس آیت کا اول آخر قرآن میں دیکھو۔

(۳) قرآن اور حدیث میں قیامت کے حالات بسبب تحقق وقوع کے بہت صیغۂ ماضی سے آئے ہیں وجاءت سکرۃ الموت بالحق۔ ونفخ فی الصور - وجاءت کل نفس معہا سائق وشہید

(۴) زکوۃ کا معنے ہے پاکی جیسا قرآن شریف میں فاردنا ان یبدلہما ربہما خیرا منہ زکوۃ واقرب رحما - قد افلح من تزکی - قد افلح من زکہا جب تک عیسی علیہ السلام زندہ ہے پاکی کے ساتھہ مامور ہے۔

(۵) ہم بھی عیسی علیہ السلام خلت کے قائل نہیں آپکے واسطے متوفی مقرر ہے۔

(۶) خلت کا معنے فوت نہیں بلکہ گذر جانا زمانۂ ماضی میں خواہ موت سے ہو خواہ آسمان پر جانے سے ہو۔ قرآن شریف میں ہے وقد خلت سنۃ الاولین - قد خلت من قبلکم سنن کیا سنت کیواسطے بھی موت ہوتی ہے۔

(۷) یہہ بابت تورات کی نہیں بلکہ یہودیوں کا تحریف ہے کیونکہ قرآن شریف سے مخالف ہے ویقتلون الانبیاء بغیر حق۔

باقی آئندہ